میر تقی میر کا مختصر سوانحی خاکہ

پیدائش : 28 مئی 1723ء (آگرہ میں)

وفات : 22 ستمبر 1810ء (لکھنؤ میں)

میر تقی میر نام اور تخلص میر۔ ان کے والد کا نام محمد علی تھا۔ لیکن علی متقی کے نام سے مشہور تھے۔ میر نے ابتدائی تعلیم والد کے دوست سید امان اللہ سے حاصل کی۔ مگر مزید تعلیم سے پہلے جب میر ابھی نو برس کے تھے وہ چل بسے۔ تب ان کے بعد ان کے والد نے خود تعلیم و تربیت شروع کی۔ مگر چند ماہ بعد ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ یہاں سے میر کی زندگی میں رنج و الم کے طویل باب کی ابتداء ہوئی۔ پھر چچا کے ساتھ کچھ عرصہ رہے اور اپنے چچا سے گہرا لگاؤ تھا۔ پھر چچا بھی انتقال کر گئے اور چچا کی موت نے ان کی شخصیت پر گہرا اثر چھوڑا۔

باپ اور چچا کے مرتے ہی ان کے سوتیلے بھائیوں نے تمام جائیداد پر قبضہ کر لیا۔ اور میر بے یار و مددگار رہ گئے۔ حالات سے مجبور ہو کر وہ اکبر آباد چھوڑ کر دہلی اپنے خالو کے پاس آئے۔ اور خالو سراج الدین خان آرزو کے یہاں قیام کیا۔ اور پھر خالو نے بھی اچھا سلوک نہیں کیا۔ یعنی اپنے عزیز و اقارب کے برے سلوک نے ان کی شخصیت پر گہرا اثر چھوڑا اور ان کی شاعری پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے۔ اپنے رشتہ داروں کی عداوتوں نے ان کو پریشان ہی رکھا اور کچھ غم دوراں اور کچھ غم جاناں سے جنوں کی کیفیت پیدا ہوئی۔

میر کا زمانہ شورشوں اور فتنہ و فساد کا تھا۔ ہر طرف تنگدستی و مشکلات برداشت کرنے کے بعد بالآخر میر گوشہ عافیت کی تلاش میں

لکھنؤ روانہ ہو گئے۔ اور وہاں پہنچ کر ان کی شاعری کی دھوم مچ گئی۔ نواب آصف الدولہ نے تین سو روپے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا۔ اور میر آرام سے زندگی بسر کرنے لگے۔ لیکن تند مزاجی کی وجہ سے کسی بات پر ناراض ہو کر دربار سے الگ ہو گئے۔ آخری تین سالوں میں جوان بیٹی اور اور بیوی کے انتقال نے صدمات میں اور اضافہ کر دیا۔ آخر گوشہ نشینی اختیار کی۔ اور آخر 1810ء میں لکھنؤ میں فوت ہو گئے۔

میر تقی میر اپنی حیات میں بہت سے مرثیہ کہے۔ جو بعد میں کتابی شکل بعنوان "مراثی میر" شائع ہوئے ہیں۔ میر تقی میر نے مرثیے مسدس۔ مربع۔ ترجیع بند، ترکیب بند میں لکھے ہیں جن میں مربع زیادہ ہیں۔ اور ساتھ ساتھ میں میر کی تصانیف میں چھ اردو دیوان، بہت سی مثنویاں، "ذکر میر" اور "نکات الشعراء" اردو کی یادگار ہیں۔

مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ میر نے اردو شاعری پر اپنی انفرادیت کا گہرا نقش چھوڑا ہے۔ یہ انفرادیت موضوع کے ساتھ ساتھ اسلوب اور زبان و بیان میں بھی ہے۔ میر کو "خدائے سخن"، "سرتاج شعراء اردو" اور شاعر بے دماغ کہا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner